کیا اللہ تعالیٰ کو ''امرد'' کہا گیا؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

بعض لوگ یہ باور کراتے ہیں کہ نعوذ باللہ اہل سنت کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کی گستاخیاں کی گئی ہیں۔ اس بات سے قطع نظر کہ خود ان کی اپنی کتابیں اللہ تعالیٰ، فرشتوں، انبیائے کرام اور صحابہ عظام کی گستاخیوں سے بھری پڑی ہیں۔ مگر ہم یہاں ان کے بیان کردہ اعتراض پر بات کریں گے۔

ان کا کہنا ہے کہ اہل سنت کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کو ''امرد'' یعنی بے ریش نوجوان کہا گیا ہے، جس پر ''جرد مرد'' کا لفظ بھی بولا جاتا ہے۔

اہل سنت والجماعت کی کتب میں ایسی روایات اگرچہ موجود ہیں، مگر محدثین نے ان روایات کو قابل حجت قرار نہیں دیا اور نہ اس کے مطابق عقیدہ بنایا۔ اس کی دلیل ایک تو ائمہ اہل سنت کا ان روایات پر نقد و جرح کرنا ہے، دوسرا یہ کہ اہل سنت نے عقیدہ پر جتنی کتابیں لکھی ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ کی یہ صفت ذکر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ ''امرد'' ہے۔ اس لیے اہل سنت کے متعلق یہ باور کرانا جہالت اور ظلم ہے کہ وہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے گستاخ ہیں۔ اہل سنت سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا ادب کرنے والا کوئی نہیں۔

لیجئے، ملاحظہ کیجئے وہ روایات اور ان پر محدثین کا کلام؛

❁ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَأَيْتُ رَبِّي جَعْدًا أَمْرَدَ.

''میں نے اپنے رب کو دیکھا، اس کے بال گنگریالے تھے اور وہ بے ریش تھا۔''

(الأسماء والصّفات للبيهقي : 938، الكامل لابن عَدي : 677/2، كتاب السنّة للطّبراني، كما في اللآلي المَصنوعة للسيوطي : 1/29-31، تاريخ بغداد للخطيب : 55/13، العِلَل المُتناهية لابن الجَوزي :22/1)

اس کی سند ضعیف و منکر ہے۔

① قتادہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حُجَّةٌ بِالْإِجْمَاعِ إِذَا بَيَّنَ السَّمَاعَ، فَإِنَّهُ مُدَلِّسٌ مَّعْرُوفٌ بِذٰلِكَ .

''قتادہ سماع کی صراحت کریں، تو بالا جماع حجت ہیں۔ وہ معروف مدلس ہیں۔''

(سِيَر أعلام النّبلاء : 270/5)

② یہ حماد بن سلمہ رحمہ اللہ کی منکر روایت ہے۔

❀ امام ابوبکر بن ابی داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا مِنْ أَنْكَرِ مَا أَتٰى بِهٖ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ .

''یہ حماد بن سلمہ رحمہ اللہ کی منکر ترین روایت ہے۔''

(اللآلي المَصنوعة للسّيوطي :29/1)

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ لَا يَثْبُتُ . ''یہ حدیث ثابت نہیں۔''

(العِلَل المُتناهية في الأحاديث الواهية :23/1)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''منکر'' کہا ہے۔

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 113/10)

اس حدیث کو تصحیح کے متعلق امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ کا قول (اللآلی المصنوعہ للسیوطی :

۱/۲۹) ثابت نہیں۔اس کی سند میں ابوبکر بن صدقہ ''مجہول'' ہے۔

❁ یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے موقوف بھی مروی ہے۔

(اللآلي المصنوعة للسّيوطي، ص 30)

اس کی سند ضعیف ہے۔

① ابن جریج کا عنعنہ ہے۔

② ضحاک بن مزاحم کا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

❁ یہی روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی موقوف مروی ہے۔

(اللآلي المصنوعة للسّيوطي، ص 30)

سند ضعیف ہے۔

① ابن جریج کا عنعنہ ہے۔

② صفوان بن سلیم کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں۔

❁ سیدہ ام طفیل رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهُ رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْمَنَامِ فِي صُورَةِ شَابٍّ مُوَفَّرٍ .

''انہوں نے اپنے رب کو خواب میں دیکھا، گویا لمبے بالوں والا نوجوان ہو۔''

(السنّة لابن أبي عاصم : 471، المعجم الكبير للطّبراني : 143/25، الأسماء والصِّفات للبيهقي : 942، تاريخ بغداد للخطيب : 419/15)

اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

① مروان بن عثمان انصاری کو امام ابوحاتم رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 272/8)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

(الإصابة في تمييز الصحابة : 424/8)

② عمارہ بن عامر ''مجہول'' ہے، نیز اس کا ام طفیل رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں۔

۞ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ عُمَارَةُ وَلَا سَمَاعُهُ مِنْ أُمِّ الطُّفَيْلِ .

''عمارہ غیر معروف ہے، نیز اس کا سیدہ ام طفیل رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں۔''

(التّاريخ الأوسط : 1419)

۞ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''منکر'' کہا ہے۔

(العِلَل المتناهية لابن الجوزي : 15/1، المنتخب لابن قدامة من علل الخلال : 183)

۞ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

...... حَدِيثًا مُنْكَرًا لَمْ يَسْمَعْ عُمَارَةُ مِنْ أُمِّ الطُّفَيْلِ، وَإِنَّمَا ذَكَرْتُهُ لِكَي لَا يَغْتَرَّ النَّاظِرُ فِيهِ فَيَحْتَجَّ بِهِ .

''یہ حدیث منکر ہے۔ عمارہ نے ام طفیل رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا، میں نے اس راوی کو یہاں اس لیے ذکر کیا، کہ اس کے متعلق تحقیق کرنے والا دھوکہ کھا کر اس سے حجت نہ پکڑ لے۔''

(الثّقات : 4682)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مَتْنٌ مُنْكَرٌ . ''یہ منکر متن ہے۔''

(تهذيب التهذيب : 95/10)

۞ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي مَنَامِي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ كَالشَّابِّ الْمُوَفَّرِ.

''میں نے خواب میں اپنے رب عزوجل کو حسین ترین صورت میں دیکھا، گویا لمبے بالوں والا جوان ہو۔''

(رؤية الله للدارقطني : 285)

سند جھوٹی ہے۔

① خالد بن نجیح مصری ''کذاب ووضاع'' ہے۔

② عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح بھی ''متروک الحدیث'' ہے۔

③ اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ ''متروک'' ہے۔

۞ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ''مضطرب'' قرار دیا ہے۔

(بيان تلبيس الجهميّة لابن تيميّة : 7/215، 217)

۞ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِيهَا صَحِيحٌ، وَكُلُّهَا مُضْطَرِبَةٌ.

''اس بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں، ساری کی ساری مضطرب ہیں۔''

(العِلَل : 5/57)

۞ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (کتاب التوحید : ۱/۱۹۱) اور خطیب بغدادی رحمہ اللہ (تلخیص المتشابہ : ۱/۳۰۲) نے غیر ثابت قرار دیا ہے۔

۞ امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ يَثْبُتُ إِسْنَادُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيثِ.

''محدثین کرام کے نزدیک اس کی سند ثابت نہیں۔''

(قيام اللّيل، ص 43)

۞ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي ثُبُوتِ هٰذَا الْحَدِيثِ نَظَرٌ.

''اس حدیث کا ثابت ہونا محل نظر ہے۔''

(كتاب الأسماء والصّفات، ص 380)

کسی صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ کا خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ثابت نہیں۔

تنبیہ:

۞ علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

حَدِيثُ: رَأَيْتُ رَبِّي بِمِنًى يَوْمَ النَّفْرِ عَلٰى جَمَلٍ أَوْرَقَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ أَمَامَ النَّاسِ، مَوْضُوعٌ لَا أَصْلَ لَهٗ.

''حدیث: ''میں نے اپنے رب کو یوم نفر (۱۳ ذوالحجہ) کو منی میں دیکھا، وہ ایک سفید سیاہی مائل اونٹ پر سوار تھا، اس نے اون کا جبہ پہن رکھا تھا۔ وہ لوگوں کے آگے تھا۔'' من گھڑت اور بے اصل ہے۔''

(المَصنوع في معرفة الحديث الموضوع: 137)